حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان کے
تمام مشائخ اور اکابر علماء و مشائخ دیوبند کے حالات
و حکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب



ارواحِ ثلاثہ
یعنی
حکایاتِ اولیاء





حکیم الامت مجدد الملت
حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

مکتبہ عمر فاروقؓ

ارواح ثلاثہ

یعنی

حکایاتِ اولیاء

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان
کے تمام مشائخ اور اکابر علماء و مشائخ دیوبند کے حالات
وحکایات پر نہایت مستند اور دلچسپ کتاب

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی قدس سرہ

مکتبہ عمر فاروقؓ
4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی
Tel: 021-34594144 Cell: 0334-3432345

نام کتاب .... ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء

مؤلف .... حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

اشاعت اول .... نومبر 2009ء

تعداد 1100

طابع .... القادر پرنٹنگ پریس کراچی

ناشر .... مکتبہ عمر فاروق 4/491 شاہ فیصل کالونی کراچی

021-34594144 Cell: 0334-3432345

ملنے کے پتے

دارالاشاعت، اردو بازار کراچی
اسلامی کتب خانہ، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
قدیمی کتب خانہ، آرام باغ کراچی
ادارۃ الانور، علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ رشیدیہ، سرکی روڈ کوئٹہ
کتب خانہ رشیدیہ، راجہ بازار راولپنڈی
مکتبہ العارفی، جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید، اردو بازار لاہور
مکتبہ علمیہ، جی ٹی روڈ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ
وحیدی کتب خانہ، محلہ جنگی قصہ خوانی بازار پشاور

حکایت (۲۷۳) فرمایا کہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب فرماتے تھے کہ تین کتابیں الیلی ہیں ایک کلام اللہ ایک بخاری شریف ایک مثنوی شریف کہ ان کا کسی سے احاطہ نہیں ہو سکا بخاری شریف کے تراجم کی دلالت کہیں خفی کہیں جلی سچ یہ ہے کہ اس کا کسی سے احاطہ نہیں ہوا ایسے ہی قرآن شریف کا اور مثنوی شریف کا بھی۔

حکایت (۲۷۴) فرمایا کہ ایک مرتبہ نبو پہلوان نے جو دیوبند کا رہنے والا تھا باہر کے کسی پہلوان کو پچھاڑ دیا تو مولانا محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ کو بڑی خوشی ہوئی اور فرمایا کہ ہم بھی بنو کو اور اس کے کرتب دیکھیں گے حافظ انوار الحق کی بیٹھک میں اسے بلایا اور سب کرتب بھی دیکھے مولانا بچوں سے ہنستے بولتے بھی تھے اور جلال الدین صاحبزادہ مولانا محمود یعقوب صاحبؒ سے جو اس وقت بالکل بچے تھے، بڑی ہنسی کیا کرتے تھے کبھی ٹوپی اتارتے، کبھی کمر بند کھول دیتے تھے۔

حکایت (۲۷۵) فرمایا سیوہارہ میں ایک جماعت میں جن میں مسئلہ مولد میں نزاع ہو رہا تھا' مولانا محمد قاسم صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کہ اس وقت وہاں تشریف رکھتے تھے مولود کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ بھائی نہ تو اتنا برا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں اور نہ اتنا اچھا ہے جتنا لوگ سمجھتے ہیں یہ حکایت مولوی محمد یحیٰی سیوہارویؒ سے سنی ہے۔

حکایت (۲۷۶) فرمایا کہ ایک مرتبہ مولانا محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ ریاست رام پور تشریف لے گئے نواب کلب علی خاں مرحوم نے مولانا کو اپنے پاس بلانا چاہا تو مولانا نے یہ حیلہ کیا کہ ہم دیہاتی لوگ ہیں' آداب شاہی سے واقف نہیں اس پر نواب صاحب کا جواب آیا کہ آپ کو آداب سب معاف ہیں آپ ضرور کرم فرمائیں' ہم لوگوں کو سخت اشتیاق ہے اس پر مولانا نے جواب دیا کہ تعجب کی بات ہے' اشتیاق تو آپ کو ہو اور ملنے میں آؤں غرض کہ تشریف نہیں لے گئے۔

(منقول از اشرف التنبیہ)

حکایت (۲۷۷) احقر جامع نے ثقہ سے سنا ہے کہ ایک مرتبہ مولانا نانوتویؒ کے یہاں ایک

بدعتی درویش مگر صاحب حال مہمان ہوئے تو آپ نے اس کا بڑا اکرام کیا اس کی خبر ایک شخص نے مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے کی تو مولانا سے فرمایا کہ برا کیا اس شخص نے یہ مقولہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے جاکر کہا تو مولانا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تو کفار مہمانوں کا اکرام کیا ہے اس شخص نے اس جواب کو پھر مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے آکر نقل کیا تو مولانا گنگوہی نے فرمایا کہ کافر کے اکرام میں مفسدہ نہیں ہے بدعتی کے اکرام میں مفسدہ ہے اس نے پھر اس جواب کو مولانا نانوتوی سے جاکر کہا تو مولانا نانوتوی نے اس کو ڈانٹ دیا کہ یہ کیا واہیات ہے' ادھر کی ادھر لگاتے پھرتے ہو جاؤ بیٹھو اپنا کام کرو۔

حکایت (۲۷۸) مولانا محمد قاسم صاحبؒ نے بچپن میں ایک خواب دیکھا تھا کہ میں مر گیا ہوں اور لوگ مجھے دفن کر آئے ہیں تب قبر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کچھ نگین سامنے رکھے اور یہ کہا کہ یہ تمہارے اعمال ہیں اس میں ایک نگین بہت خوش نما اور کلاں ہے اس کو فرمایا کہ یہ عمل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے ایسے ہی مولانا نے ایک خواب ایام طالب علمی میں دیکھا تھا کہ میں خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہوں اور مجھ میں سے نکل کر ہزاروں نہریں جاری ہورہی ہیں اس خواب کی مولانا مملوک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تعبیر دی تھی کہ تم سے علم دین کا فیض بکثرت جاری ہوگا۔ (از تحریرات بعض ثقات)

حکایت (۲۷۹) ایک مرتبہ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے حضرت حاجی صاحب قدس سرہ سے شکایت کی کہ بھائی میرے تو یہی ایک بیٹا تھا اور مجھے کیا کچھ امیدیں تھیں' کچھ کماتا تو افلاس دور ہوجاتا تم نے اسے خدا جانے کیا کردیا نہ کچھ کماتا ہے نہ نوکری کرتا ہے حضرت حاجی صاحبؒ اس وقت تو ہنس کر چپ ہورہے پھر کہلا بھیجا کہ یہ شخص ایسا ہونے والا ہے کہ بڑے بڑے اس کی خادمی کریں گے اور ایسی شہرت ہوگی کہ اس کا نام ہر طرف پکارا جائے گا اور تم تنگی کی شکایت کرتے ہو خدا تعالیٰ بے نوکری ہی اتنا دے گا کہ ان سو سو پچاس پچاس روپیہ کے